39211 ـ بنك میں رقم ركھنی اور كيا ہاسپٹل كی تعمير زكاة كے مصاريف ميں سے ہے؟

سوال

جس كے پاس كسی بنك يا توفير بك ميں كچھ رقم ركھی ہو اور اس كی سالانہ زكاة بھی ادا كی جاتی ہو تو كيا فائدہ كے سبب يہ مال مشكوك ہو گا؟

اور زكاة نكالنے كے متعلق سوال يہ ہے كہ كيا مال كا كچھ حصہ ہاسپٹل يا يتيم خانہ بنانے كے ليے ديا جا سكتا ہے (كسی خاص ادارے كے اكاؤنٹ ميں مال جمع كروا كرنے كے ذريعہ) يا كہ مال ہاتھوں ميں دينا ضروری ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سودی بنكوں ميں رقم ركھنی اور اس پر سود لينا اور فائدے كانام دينا كبيرہ گناہوں ميں سے ہے، اور اس مال كی زكاة ادا كرنے سے صاحب مال كو گناہ سے نہيں بچاتی .

آپ سوال نمبر (22339) كے جواب كا مطالعہ كريں اس ميں سود كی حرمت كا بيان ہے.

اور اسی طرح سوال نمبر (181) كے جواب كا بھی مطالعہ كريں، كيونكہ اس ميں سودی بنكوں كےاندر مال ركھنے كی حرمت بيان كی گئی ہے.

دوم:

اور رہا مسئلہ زكاة كے مصاريف كاتو يتيم خانہ اور ہاسپٹل بنانے كے ليے زكاة دينا جائز نہيں، نہ تو ہاتھوں ہاتھ اور نہ ہی كسی واسطہ كے ذريعہ، كيونكہ زكاة كے مصرف محصورہ اور مقرر كردہ ہيں ان سے زيادہ كرنا جائز نہيں.

اللہ تعالی نے زكاة كےمصاريف مندرجہ ذيل فرمان ميں بيان فرمائے ہيں:

صدقے (زكاة) صرف فقيروں كے ليے ہيں اور مسكينوں كے ليے اور ان كے وصول كرنے والوں كے ليے، اور تاليف قلب كے ليے، اور گردن آزاد كرانے كےليے اور قرض داروں كے ليے اور اللہ كی راہ ميں اور راہرو مسافروں كے ليے

التوبة (60).

اور زکاۃ کے ان مصاریف کی تفصیل اور وضاحت ہم نے سوال نمبر (6977) کے جواب میں کی ہے اس کا مطالعہ کر لیں.

اور ہم نے سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات میں مساجد اور مدارس کی تعمیر اور اسی طرح قرآن مجید کی طباعت کے لیے زکاۃ دینی جائز نہیں تفصیل سے بیان کیا ہے لہذا آپ ان سوالات کے جوابات دیکھیں.

لیکن اگر اس زکاۃ کو یتیم خانہ میں اس لیے لگایا جارہا ہو کہ اس سے یتیم فقراء پر خرچ کیا جائے گا تو پھر اگر یتیم فقراء ہوں تو جائز ہے.

اور افضل اور بہتر یہ ہے کہ زکاۃ دینے والا خود زکاۃ کو خود صرف کرے تا کہ اسے علم ہو کہ اس نےزکاۃ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق صرف کی ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ مستحق افراد کی تحدید میں کوشش کریں.

واللہ اعلم .